ISSN(p): 1991-7007

ISSN(E): 2789-4657

اورینٹل کالج میگزین

جولائی - ستمبر ۲۰۲۳ء

مدیرِ اعلی

غلام معین الدین

(معین نظامی)

جلد:۹۸ شمارہ مسلسل

شمارہ:۳ ۳۶۹

۲۰۲۳ء/۱۴۴۵ھ

پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور - پاکستان

مقالہ نگاروں کے لیے ہدایات

اورینٹل کالج میگزین، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور (پاکستان) سے شایع ہونے والا سہ ماہی تحقیقی مجلہ ہے۔ یہ مجلہ ۱۹۲۵ء سے بغیر کسی تعطل کے شایع ہو رہا ہے۔ اس میں مشرقی علوم و آداب کے مختلف پہلوؤں کو محیط تحقیقی مقالے شایع ہوتے ہیں۔ یہ میگزین ہائر ایجوکیشن کمیشن آف پاکستان (HEC) سے منظور شدہ ہے۔ میگزین میں شامل ہر مقالہ منظوری کے لیے دو ماہرین کے پاس رائے کے لیے بھیجا جاتا ہے اور مقالہ نگار کا نام صیغۂ راز میں رکھا جاتا ہے۔ مقالے کی جانچ سے قبل اس کے معیار کو ادارتی کمیٹی پرکھتی ہے۔ مقالہ نگار کو ماہرین کی آرا سے آگاہ کیا جاتا ہے اور اگر ماہرین نے مقالے میں کوئی کمی بیشی تجویز کی ہو تو مقالہ نویس کو ایک مقررہ مدت میں ضروری ترمیم و اضافہ کے ساتھ مقالے کو دوبارہ جمع کرانا ہوتا ہے۔

مقالہ بھیجتے وقت ان امور کا خاص خیال رہے: ا) مقالہ اصلی مواد پر مشتمل ہو یعنی نقل نہ ہو، ب) جن محققین کے کام سے استفادہ کیا گیا ہو، ان کا مکمل حوالہ دیا جائے، ج) میگزین کے لیے جمع کرایا جانے والا مقالہ کہیں اور اشاعت کے لیے نہ بھیجا گیا ہو۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن کی ہدایت کی روشنی میں مقالہ چربہ سازی / نقل سے پاک ہونے کی ضمانت پر ہی شایع ہوگا۔

مسودے کی تیاری: میگزین کے لیے اردو میں تحریر کردہ مقالے قبول کیے جاتے ہیں۔ مقالہ فونٹ سائز ۱۴ سنگل سپیس مارجن کا حامل ہونا چاہیے۔ سرورق پر مقالہ نویس کا مکمل نام اور ادارے کا پتا نیز ڈاک کا مکمل پتا مع ای میل اور ٹیلی فون نمبر درج ہونا چاہیے۔ مقالہ نویس کا نام اور پتا صرف سروق پر ہونا چاہیے۔

تلخیص اور حوالے کا طریق کار: تلخیص بہ زبان اُردو اور انگریزی ۱۲۰ تا ۱۵۰ الفاظ پر مشتمل ہونی چاہیے۔ تلخیص مقالے کا ایک جامع خلاصہ ہوتی ہے نہ کہ فقط مقالے کے نتائج۔ حوالوں اور کتابیات کے اندراج کے لیے اورینٹل کالج میگزین کا مروجہ طریقہ کار ملحوظ رہے۔ اس کا نمونہ سہولت کے لیے شامل کیا جا رہا ہے۔ حوالے اور کتابیات کے اندراج رومن میں لکھے جائیں گے۔ اس ضمن میں نقل حرفی (Transliteration) کا ضابطہ یہاں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے: http://ocm.pu.edu.pk/website/page/submissions-1

کتاب کا حوالہ:

۱۔ ناصر عباس نیر، ثقافتی شناخت اور استعماری اجارہ داری (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۴ء)، ۱۱۷۔

۲۔ عارف نوشاہی / محمد اکرام چغتائی، فہرست مخطوطات آزاد (لاہور: پنجاب یونیورسٹی شعبہ اردو، ۲۰۱۰ء)، ۲۵۔

۳۔ رجب علی بیگ سرور،فسانہ عجائب، مرتبہ رشید حسن خاں(نئی دہلی:انجمن ترقی اردو،۲۰۰۹ء)، ۱۲۵۔

۴۔ انصار اللہ(مرتب)،جامع التذکرہ، جلد سوم(نئی دہلی: قومی کونسل برائے زبان، س ن)، ۹۰۔

۵۔ مخمور سعیدی، محمد زمان آزردہ، شین کاف نظام(مرتبین) ڈاکٹر کیول دھیر۔ ادبی سفر کے پچاس برس (دہلی:ایجوکیشنل پبلشنگ ہاوس،۲۰۰۷ء)،۱۲۰۔

۶۔ ڈیوڈ ہاروے[DAVID HARVEY]،*THE NEW IMPERIALISM* (اوکسفرڈ،یونیورسٹی پریس، ۲۰۰۳ء)،۸۵۔

فہرست مآخذ/کتابیات میں اندراج:

انصار اللہ(مرتب)۔ جامع التذکرہ۔ جلد سوم۔ نئی دہلی: قومی کونسل برائے زبان، س ن۔

رجب علی بیگ سرور۔ فسانہ عجائب۔ مرتبہ رشید حسن خاں۔ نئی دہلی: انجمن ترقی اردو،۲۰۰۹ء۔

ڈیوڈ ہاروے [DAVID HARVEY]۔ THE NEW IMPERIALISM۔ اوکسفرڈ، یونیورسٹی پریس،۲۰۰۳ء۔

مخمور سعیدی، محمد زمان آزردہ، شین کاف نظام(مرتبین)۔ ڈاکٹرکیول دھیر۔ ادبی سفر کے پچاس برس۔ دہلی:ایجوکیشنل پبلشنگ ہاوس،۲۰۰۷ء۔

ناصر عباس نیر۔ ثقافتی شناخت اور استعماری اجارہ داری ۔ لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۴ء۔

نوشاہی،عارف/چغتائی، محمد اکرام ۔ فہرست مخطوطات آزاد ۔ لاہور: پنجاب یونیورسٹی شعبہ اردو، ۲۰۱۰ء۔

مضمون کا حوالہ:

۱۔ امجد علی شاکر، ”مسدس حالی اور اقبال“، مشمولہ بازیافت، شمارہ ۲۸ (لاہور: جنوری۔جون ۲۰۱۶ء)،۵۷۔

۲۔ خورشید رضوی، ”یادیں انتظار صاحب کی“، مشمولہ مخزن، شمارہ ۳۲(لاہور:۲۰۱۶ء)،۱۰۔

فہرستِ مآخذ/کتابیات میں اندراج:

رضوی، خورشید۔ ”یادیں انتظار صاحب کی“، مشمولہ مخزن۔ شمارہ ۳۲۔ لاہور:۲۰۱۶ء۔ صفحات کا شمار۔

شاکر، امجد علی۔ ”مسدس حالی اور اقبال“، مشمولہ بازیافت، شمارہ ۲۸۔ لاہور: جنوری۔ جون ۲۰۱۶ء۔ صفحات کا شمار۔

برقی مآخذ (Online Sources)

متعلقہ ویب سائٹ کا نام، استفادے کی تاریخ اور اگر ممکن ہو تو جس مضمون کا حوالہ دیا گیا ہے، اس کا عنوان اور اس کے مصنف کا نام بھی شامل کیا جائے۔

مصطفیٰ آفریدی، ”بڑے دادا“، ۲۰ ستمبر ۲۰۲۱ء،

https://www.humsub.com.pk/420897/mustafa-afridi-17(۲۴ ستمبر ۲۰۲۱ء)

ندیم احمد انصاری، ”خصوصیات مضامین سرسید“، ۱۶/ اکتوبر ۲۰۲۰ء

https://www.baseeratonline.com/122624#google_vignette (۲۴ ستمبر ۲۰۲۱ء)

فہرست مآخذ/کتابیات میں اندراج:

آفریدی، مصطفیٰ۔ ”بڑے دادا“۔ ۲۰ ستمبر ۲۰۲۱ء۔

https://www.humsub.com.pk/420897/mustafa-afridi-17۔ ۲۴ ستمبر ۲۰۲۱ء

انصاری، ندیم احمد۔ ”خصوصیات مضامین سرسید“۔ ۱۶/ اکتوبر ۲۰۲۰ء۔

https://www.baseeratonline.com/122624#google_vignette ۔ ۲۴ ستمبر ۲۰۲۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مندرجات

-	اداریہ		۰۷
۱۔	طرفۃ الفقہا: جنوبی ایشیا میں فقہِ حنفی کی ایک گم نام مثنوی	گوہر اقبال / غلام مصطفیٰ	۰۹
۲۔	شاہ وجیہ الدین علوی گجراتیؒ، احوال و خدمات علمی و روحانی	احسان احمد / محمد ظہیر بابر	۳۱
۳۔	مولوی فیروز الدین فیروز ڈسکوی اور اُن کی لغات نگاری	امجد علی شاکر	۴۹
۴۔	قیامِ پاکستان سے قبل اردو ناول میں خاندانی نظام کی پیش کش	عائشہ غفور	۷۵
۵۔	حلقہ اربابِ ذوق کی تنقید نگاری	آسیہ اکرم	۹۱
۶۔	احمد ندیم قاسمی اور اقبال کی ذہنی ہم آہنگی	منیر حسین	۱۰۳
۷۔	اظہر جاوید کی شخصیت نگاری	محمد فیصل شہزاد	۱۱۷
۸۔	وباؤں کے دوران معمولاتِ زندگی عزیمت و رخصت کے اُصولوں کا اِطلاقی مطالعہ	حافظ فدا حسین / سجاد حسین	۱۳۳
۹۔	جدید ترک اور اردو نظم کی شعریات: ایک تقابلی مطالعہ	احتشام علی	۱۵۱
۱۰۔	غلام باغ - علامتوں کا ایک جہان	اقرا غفار / محمد ممتاز خان کلیانی	۱۶۵
-	اُردو خلاصے		۱۸۷

اداریہ

اورینٹل کالج میگزین ۲۰۲۳ء کا تیسرا شمارہ (جلد ۹۸، شمارہ ۳، جولائی تا ستمبر) پیشِ خدمت ہے۔ حسب معمول شمارہ دس مقالوں پر مشتمل ہے۔

طرفۃ الفقہا سلطان فیروز شاہ تغلق کے عہد میں لکھی گئی فقہِ حنفی کی ایک ضخیم فقہی مثنوی ہے جو حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلی کے مرید اور شاگرد علامہ رکن الدین دہلوی کی تصنیف ہے۔ اس مثنوی کے ابواب کی تعداد تین سو پینتیس اور اشعار کی تعداد تقریباً پندرہ ہزار دو سو ہے۔ شمارے کے پہلے مقالے میں گوہر اقبال اور غلام مصطفیٰ نے **طرفۃ الفقہا** کا تعارف اور تجزیہ و تحقیق پیش کیا ہے۔ شمارے کا دوسرا مقالہ احسان احمد اور محمد ظہیر بابر کی مشترکہ کاوش ہے جس میں صوفیہ کے سلسلۂ شطاریہ کے اہم ترین بزرگ حضرت شاہ وجیہ الدین علوی گجراتیؒ کے علمی وروحانی احوال وآثار بیان کیے گئے ہیں۔

مولوی فیروزالدین ڈسکوی اورینٹل کالج، لاہور کے فارغ التحصیل عالم فاضل شخصیت تھے۔ انھوں نے بیسیوں کتابوں کے علاوہ اردو، عربی اور فارسی لغات بھی لکھیں۔ وہ لغات نگاری کا گہرا شعور رکھتے تھے۔ اُن کی لغات اب بھی اپنے علمی حوالے کے باعث پڑھی جاتی ہیں۔ ان کی لغات قدیم ادبی اصطلاحات اور علم عروض پر جامع معلومات فراہم کرتی ہیں۔ شمارے کا تیسرا مقالہ مولوی فیروز الدین ڈسکوی اور اُن کی لغات نگاری سے متعلق ہے جسے امجد علی شاکر نے تحریر کیا ہے۔ تقسیم ہند سے قبل اردو ناول میں جس خاندانی نظام کو پیش کیا گیا، وہ زرعی نظام زندگی کا عطا کردہ مشترکہ خاندانی نظام تھا۔ اس نظام میں محبت، وفاداری اور قربانی بنیادی عقائد کا درجہ رکھتے تھے۔ بعد ازاں زرعی نظام سے صنعتی نظام کی طرف مراجعت کرتے ہوئے ہندوستانی خاندانی نظام کو جن اقتصادی و معاشرتی مسائل کا سامنا تھا ان بیشتر مسائل کا سبب یہی مشترکہ خاندانی نظام ٹھہرا۔ شمارے کا چوتھا مقالہ قیام پاکستان سے قبل اردو ناول میں خاندانی نظام کی پیش کش سے متعلق ہے جسے عائشہ غفور نے بڑے احسن انداز میں پیش کیا ہے۔

شمارے کا پانچواں مقالہ حلقۂ ارباب ذوق کی تنقید نگاری سے متعلق ہے جو آسیہ اکرم کی کاوش ہے۔ حلقۂ ارباب ذوق کا اُردو تنقید میں حصہ کسی بھی دوسری تنظیم یا تحریک سے زیادہ ہے۔ سب سے پہلے ۱۹۴۴ء میں جب میراجی حلقۂ ارباب ذوق میں شامل ہوئے تو انھوں نے حلقے کے تنقیدی مزاج کا تعین کیا۔ حلقے نے ترقی پسند مصنفین کے ساتھ اُردو میں تنقید کی ثروت مند ثقافت کو فروغ دیا۔ محمد حسن عسکری،

مظفر علی سید، افتخار جالب، جیلانی کامران، وزیر آغا، سجاد باقر رضوی، سہیل احمد خان اور دیگر بہت سے نقادوں نے اُردو تنقید کی روایت کو مضبوط کیا اور علمی مباحث کا آغاز کیا۔

علّامہ اقبال سے اکتساب فیض حاصل کرنے والوں کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے جب کہ اقبال نے خود بھی داغ کی شاگردی اختیار کی۔ احمد ندیم قاسمی نے جس ماحول میں آنکھ کھولی وہ زمانہ افکارِ اقبال کی مہک سے مسحور تھا۔ قاسمی نے شعوری اور لاشعوری طور پر فکر اقبال سے ارتباط کیا۔ ان کی شاعری اور نثر افکارِ اقبال کے ذہنی اور فکری خیالات سے ہم آہنگ ہے۔ وہ ایک ترقی پسند شاعر ہوتے ہوئے بھی افکارِ اقبال سے مستفیض ہوتے رہے اور اس کا اقرار بھی مختلف مواقع پر کیا۔ شمارے کا چھٹا مقالہ احمد ندیم قاسمی اور اقبال کی ذہنی ہم آہنگی کے حوالے سے منیر حسین کی کاوش ہے۔ اظہر جاوید اردو ادب کے ایک منفرد معروف مدیر، محقق، شاعر، افسانہ نگار، کالم نگار، ادیب اور صحافی تھے۔ انھوں نے تقریباً ان تمام اصنام میں طبع آزمائی کی اور بیسیوں مضامین تحریر کیے۔ شمارے کے ساتویں مقالے میں محمد فیصل شہزاد نے اظہر جاوید کی شخصیت اور ان کی مضمون نگاری کو موضوعِ بحث بنایا ہے۔

آٹھواں مقالہ حافظ فدا حسین اور سجاد حسین کی مشترکہ کاوش ہے جس میں قدرتی آفات اور وباؤں کے دوران زندگی کے معمولات کو برقرار رکھنے کے لیے عزیمت اور رخصت کے اصولوں کے اطلاق پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ نویں مقالے میں احتشام علی نے آسمان بیلن کی ترجمہ کردہ تصنیف کو بنیاد بنا کر جدید ترک اور اردو نظم کی شعریات کا تقابلی جائزہ پیش کیا ہے جب کہ شمارے کے آخری مقالے میں مرزا اطہر بیگ کے ناول **غلام باغ** کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا گیا ہے جو اقرا غفار اور محمد ممتاز خان کلیانی کی مشترکہ کاوش ہے۔

اورینٹل کالج میگزین کے اس تازہ شمارے کے مندرجات کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے ہم آپ کو دعوتِ مطالعہ دیتے ہیں، اور اہلِ علم و تحقیق کو اس موقر جریدے کے لیے اہم قدیم و جدید موضوعات پر مقالہ نگاری کی درخواست کرتے ہیں۔

ادارہ